خلافت لائبریری ربوہ

منگل | 28-جولائی 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 28 جولائی 1998ء 3 ربیع الثانی 1419 ہجری 28 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 162

استغفار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

میں روزانہ اللہ کے حضور ستر سے زیادہ مرتبہ (یعنی کثرت کے ساتھ) استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے، کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے، عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا، تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دیگا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام ہے۔ تُوبوا الیہ [۱] اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا، کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے، تو نتیجہ یہ ہوگا۔ (وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا) سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لوگے۔ ہر ایک شخص کے لئے ایک دائرہ ہے۔ جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 349)

[۱] خدا کی طرف رجوع کرو

گناہوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے غفران مانگو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اگر تم اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہارے رستہ میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ جن کی وجہ سے خدا تک پہنچنا تمہارے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ تو ان کو دور کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے تم اپنے رب سے غفران مانگو۔ یعنی گناہوں کی وجہ سے جو تمہارے دلوں پر زنگ لگ گئے ہیں اور وہ خدا تک تمہیں نہیں پہنچنے دیتے ان کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت طلب کرو۔ اور اس سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہارے زنگوں کو دور کر دے۔ دوسرے معنی استغفار کے دبا دینے کے ہیں ان معنوں کے رو سے اس آیت کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ان جذبات کے دبانے کی دعا مانگو۔ جو خدا تک پہنچنے میں روک بن جاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا ثم توبوا الیہ یعنی جب وہ جذبات دب جائیں تو اس کے بعد خدا کی محبت پیدا کرنے کے لئے اس کی طرف توجہ کرو۔ اس طرح خدا تک پہنچنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔ اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے جذبات جب مٹ جائیں۔ تب اس کی طرف انسان جا سکتا ہے۔ بغیر ایسے جذبات کے دبانے اور پرانے اثر کے مٹانے کے خدا کی کامل محبت نہیں پیدا ہو سکتی اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ توبہ کا مقام استغفار کے بعد کا مقام ہے۔

وہ نادان جو یہ خیال کرتے ہیں کہ (-) توبہ گناہوں کی زیادتی کا موجب ہے۔ وہ دراصل اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ جو شخص گناہوں کے پچھلے اثر کے مٹانے اور جذبات کو دبانے میں لگا ہوا ہوگا اور اس کام سے فارغ ہو کر توبہ کی طرف توجہ کرے گا۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ صرف منہ سے توبہ توبہ کرے گا۔ بیوقوفی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ توبہ منہ سے توبہ توبہ کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف بہ تمام توجہ جھک جانے کا نام ہے۔ اور اگر اس فعل سے خدا نہیں ملے گا تو اور کس چیز سے ملے گا۔

(تفسیر کبیر جلد سوم ص 144)

واقفینِ عارضی کا کام تعلیم القرآن کو منظم کرنا

○ "بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو (واقفین عارضی کو۔ ناقل) کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا۔"

(الفضل 23-مارچ 1966ء)

☆......☆......☆......☆

توبہ کرکے تم نے ایک نیا جنم لیا ہے:-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیویں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے گناہ معاف کر دیئے ہوں اور اسے تاکید ہو کہ اب کرو گے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے سخت غصہ آتا ہے۔ ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا قہار ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا غضب بھڑکے گا۔ جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے۔ قرآن کو بہت پڑھو نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو نصیحت کرو۔ کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 140)

ہومیو پیتھی کتاب

○ وہ تمام احباب جن کے پاس لندن سے شائع شدہ ہومیو پیتھی کتاب کا گذشتہ سال کا ایڈیشن ہے اور وہ اسے نئے ایڈیشن سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اصل کتاب نظارت اشاعت میں جمع کروا کر 15۔ اگست کے بعد کتاب کا نیا ایڈیشن حاصل کر لیں۔

(ناظر اشاعت)

محترم سید امین احمد صاحب وفات پاگئے

○ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے۔

کہ محترم سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ 28۔ جولائی کو ربوہ پہنچے گا۔ آپ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کے چھوٹے بھائی تھے۔

احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ - حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

○ اردو کلاس نمبر250 مورخہ 98-7-16 کو نشر ہوئی۔ فرمایا

جو مائیں بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتیں ان کے بچے جب دوسرے گھروں میں جاتے ہیں کبھی کوئی چیز گرا دیتے ہیں کبھی کوئی، میزبان کو تنگ کرتے ہیں۔ اودھم مچا دیتے ہیں ماؤں کو اپنے بچوں کو سنبھال کر رکھنا چاہئے ان کی اچھی تربیت کرنی چاہئے۔ وگرنہ میزبان سامنے نہ بولے تو بعد میں ضرور تبصرہ کرتے ہیں کہ ایسے بدتمیز بچے اور ایسی بدتمیز عورت ہے جسے اپنے بچوں کی تربیت کرنی نہیں آئی۔ فرمایا ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بیکٹیریا کے حوالے سے گفتگو۔ فرمایا یہاں ویسٹ پروڈکٹس (Waste Products) کی مصیبت ہے۔ خدا نے دنیا کا اتنا بڑا کارخانہ بنایا ہے کوئی ویسٹ نہیں۔ بیکٹیریا بنائے ہوئے ہیں۔ سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ ہر چیز کو الگ کرنے کے لئے خدا نے کیڑے بنائے ہوئے ہیں۔ میٹل کو الگ کرنے کے لئے کیڑے لگا دیتے ہیں صاف ستھرا لوہا الگ ہو جاتا ہے جو ٹائلٹ بنتا ہے کھاد بن جاتی ہے کتنا عظیم کارخانہ ہے۔

○ کلاس نمبر252 ریکارڈ شدہ 97-3-5 مورخہ 98-7-17 کو نشر ہوئی۔

اردو زبان کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

مغلوں کے دور میں اردو خوب پلی، شاہی محلات میں پلی۔ اردو زبان نے بڑے اچھے دن دیکھے ہیں محاورے چٹکلے پچھلے زمانوں میں رہ گئے ہیں اب اور طرح سے ترقی ہو رہی ہے۔ اسی تسلسل میں حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے متعلق فرمایا۔

بہت اچھی اردو بولنے والے تھے محاورے خوب استعمال فرماتے تھے۔ کمرے میں بیٹھے رہتے تھے اتنا علم تھا بڑے بڑے عالم ان کے پاس بیٹھتے تھے اور ان کے علم پر سر دھنتے تھے۔ ایک زمیندار جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا تھا آپ کی مجلس میں آیا حافظ صاحب نے بڑی مؤثر گفتگو کی دنیا جہان کی باتیں کیں۔ وہ شخص باہر نکل کر کہنے لگا۔ یہاں تو انہوں نے بلا باندھی ہوئی ہے ان سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

○ کلاس نمبر253 ریکارڈ شدہ 97-3-6 مورخہ 98-7-18 کو نشر ہوئی۔

اثنائے گفتگو غالب کا ذکر ہوا تو فرمایا۔

اردو کا شاعر غالب ہوا کرتا تھا۔ اور دہلی کا رہنے والا تھا۔ اس کی ذہانت کا ایک واقعہ بتاتا ہوں دلی کے لوگ پالکی کو مذکر بولتے تھے پالکی آیا لکھنؤ والے مؤنث بولتے تھے پالکی آئی۔ غالب ایک دفعہ لکھنؤ گیا وہاں اس کے رقیب تھے جو اپنے آپ کو بڑا شاعر سمجھتے تھے غالب سے حسد کرتے تھے۔ انہوں نے غالب کو شرمندہ کرنے کے لئے ایک چال چلی چونکہ انہیں علم تھا کہ دلی والے پالکی کو مذکر بولتے ہیں اور لکھنؤ والے مؤنث اس سے پوچھتے ہیں پالکی مذکر ہے یا مؤنث اگر تو مذکر میں جواب دے گا لکھنؤ والے ہنسیں گے اور اگر مؤنث کہے گا تو دلی والے ناراض ہوں گے چنانچہ بھری مجلس میں غالب سے پوچھا گیا بتاؤ پالکی مذکر ہے یا مونث اس نے جواب دیا اگر اندر لڑکی بیٹھی ہو تو مؤنث اور اگر مرد بیٹھا ہو تو مذکر۔ غالب کی حاضر جوابی اور ذہانت کا گلی گلی چرچا ہونے لگا واہ۔ واہ۔ غالب کی کیا بات ہے۔

○ کلاس نمبر255 ریکارڈ شدہ 97-3-12 مورخہ 98-7-21 کو نشر ہوئی۔

محاورہ پیٹھ دکھانا اور پیٹھ پر کھانا کا ذکر ہو رہا تھا اسی تسلسل میں حضرت صاحب نے بیان فرمایا بہادر لوگ سینے پر کھاتے ہیں اور بزدل لوگ پیٹھ پر کھاتے ہیں۔ بات کو آگے بڑھاتے ہوئے حضور نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی بہادری کا تذکرہ نہایت دلکش انداز میں فرمایا۔

بہت بہادر اور چوٹی کے جرنیل تھے جب وفات پانے لگے تو بہت بے چین تھے ان کو غم یہ تھا کہ بستر پر مر رہا ہوں۔ ایک عیادت کرنے والے کو کہنے لگے میری پیٹھ دیکھو سب صاف ہے سامنے دیکھو سب زخم ہی زخم ہیں خدا کی راہ میں ماریں کھائیں جتنے زخم لگے چھاتی پر لگے مگر وائے افسوس شہادت نہ مل سکی۔ صحابہؓ کی عجیب شان تھی آج کی دنیا میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

فرمایا

چھاتی پر کھانا مردوں کا شیوہ ہے پیٹھ پر کھانا بزدلوں کا شیوہ۔ اسلام کی عورتیں بھی بہت بہادر تھیں۔ بچوں سے حضور نے سوال کیا کہ آپ نے کوئی ایسی بہادر لڑنے والی عورت کا نام سنا ہے؟ پھر خود ہی محبت بھرے الفاظ میں حضرت خولہ کا تذکرہ فرمایا۔

خولہ ایک ایسی خاتون تھیں جو لڑائی کے فن کی بہت ماہر تھیں۔ تلوار، نیزہ چلانا اور گھوڑ سواری میں چوٹی کی ماہر تھیں ایک لشکر کی لڑائی ایرانیوں کے ساتھ ہو رہی تھی۔ مسلمانوں کے جرنیل غالباً ابو عبیدہ تھے انہوں نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش نوجوان جہاں سب سے زیادہ سخت کارروائی ہو رہی ہوتی ہے وہاں جاتا ہے اتنی دلیری اور بہادری کے ساتھ لڑتا تھا کہ جس طرف اس کا گھوڑا جاتا تھا بڑے بڑے ایرانیوں کی جان نکلتی تھی۔ سارا سارا دن اسی جوانمردی سے لڑتا رہتا۔ ابو عبیدہؓ نے اس نوجوان کو بلایا کہ دیکھیں تو سہی یہ مجاہد ہے کون؟

اس نقاب پوش نوجوان کو آپ نے بلایا اور کہا نقاب اتارو تاکہ ہم اس بہادر مجاہد کو دیکھ سکیں خولہ نے جواب دیا مجھے چہرہ ننگا کرنے کی خدا نے اجازت نہیں دی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز بھرا گئی فرمایا یہی روایتیں ملتی ہیں جہاں بھی گئی ہیں جس میدان میں بھی گئی ہیں کامیاب واپس آئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خولہ نام سے بہت پیار تھا جہاں بھی خولہ کی بات لکھی ہوتی تھی پڑھا کرتے تھے گھر میں مجالس جب لگتی تھیں اس میں بھی ہمیں سنایا کرتے تھے اور بڑی محبت سے خولہ کی بہادری کے تذکرے فرماتے تھے مسلمان عورتیں چھاتی پر زخم کھاتی تھیں پیٹھ پر کھانا عورتوں کا نہیں بزدلوں کا کام ہے۔

فرمایا ایک اور واقعہ مسلمان بہادر عورتوں کا آپ کو سناتا ہوں ایک جنگ میں دشمن کے زور آور حملہ سے مسلمان مردوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ خیموں کی طرف دوڑنے لگے۔ چونکہ ان جنگوں میں مجاہدہ عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی، کھانے پکانے، پانی پلانے کی غرض سے ساتھ جاتی تھیں ان میں سے ایک عورت نے دور سے دیکھا کہ مردوں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں اور خیموں کی طرف آ رہے ہیں اس کو اتنی غیرت آئی اپنی ساتھی عورتوں کو آواز دے کر ساتھ ملا لیا اور خیموں کے ڈنڈے اکھاڑ کر ہاتھوں میں تھما دیئے اور مردوں کی طرف لپکیں اور کہا کہ اگر تم واپس جا کر جان نہیں دو گے تو ہم اپنے ڈنڈوں سے تمہیں مار دیں گی اب آپ کی مرضی ہے دشمن کی تلوار سے مرو یا ہمارے ہاتھوں سے' عورتوں کی ان باتوں سے مردوں کو ایسی حیا آئی کہ فوراً واپس میدان جنگ کی طرف دوڑ گئے اکثر شہید ہو گئے مگر لوٹ کر واپس نہیں آئے۔ مسلمان عورت کا بہت بڑا کردار ہے۔

فرمایا

بہادر ماؤں نے بہادر بچے پیدا کئے ہیں بچپن میں ہی ان کے دلوں میں پھونکتی رہتی تھیں یہ کرو وہ کرو۔ ایک عورت کے سات بچے تھے یہی دعا کروایا کرتی تھی کہ سارے خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں۔ اس سے بڑا عورت کا کوئی مقام ہو سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔

جماعت احمدیہ میں بھی ایسے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ تمام جگہیں جہاں حملے ہوئے جماعتیں تھوڑی تھیں مقابلہ نہ کر سکتی تھیں ان سب کی تاریخ محفوظ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک واقعہ بیان فرمایا تھا مجھے خدام الاحمدیہ اور وقف جدید کے دورے کے دوران اس واقعہ کو خود چیک کرنے کا موقعہ ملا بعینہٖ اسی طرح نکلا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیان فرمایا تھا۔

ایک گاؤں پر تمام اطراف سے گھیرا پڑا اتنی کثرت سے لوگ مارنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے کہ بچ نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لوگ اتنی کثرت سے اور گھر صرف ایک ہی احمدیوں کا۔ گاؤں والوں کو احمدیوں کے اخلاق کی وجہ سے ہمدردی ضرور تھی مگر پیش کچھ نہ جاتی تھی۔ گاؤں میں سے کسی نے ازراہ ہمدردی آ کر کہا حملہ بہت سخت ہے تم لوگ بھاگو کہیں چھپ جاؤ مگر اندر جا کر اس نے عجیب نظارہ دیکھا احمدی بہادر ماں نے اپنے چاروں بیٹوں کو خوب سجایا ہوا ہے ہر ایک نے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے ہیں نئی پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں۔ عید کا ہی دن تھا اور عید کے ہی لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور عید والے ہی قسما قسم کے کھانے ماں اپنے بچوں کو کھلا رہی تھی گویا ایک خوشی کا سماں ہے۔ آنے والے کو بہادر احمدی عورت نے کہا میں اپنے بچوں کو قربانی کے لئے تیار کر رہی ہوں ان میں سے ہر ایک سے میں نے عہد لیا ہے کہ تم میں سے اگر ایک بھی زندہ آیا تو میں تمہاری ماں نہیں تمہیں دودھ نہیں بخشوں گی۔ جاؤ سب خدا کی راہ میں شہید ہو جاؤ۔

گاؤں والوں نے حملہ آوروں کو جا کر بتایا تم کہاں حملہ آور ہو رہے ہو۔ وہاں تو ہم نے ایسے مرد دیکھے ہیں جو ذبح ہو جائیں گے مگر پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ تمہیں بہت ماریں گے تمہارے سو ماریں گے تو ایک مرے گا۔ تم میں ہمت ہے تو آگے بڑھو۔ ان نوجوانوں کی بہادری کا ایسا رعب پڑا کہ سب بھاگ گئے ایک بھی آگے نہیں گیا۔

ایسے ہی کسی موقعہ پر مخالف بہت سارے لوگوں کو احمدیوں پر ظلم و ستم کے لئے اکٹھا کر کے لایا۔ مجمعے میں سے کسی نے کہا آپ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے تمہیں جنت ملے گی اگر آپ کی باتیں سچی ہیں تو پہل آپ کریں آگے بڑھیں جنت کمائیں مخالف ایسا وہاں سے بھاگا کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا لوگ ہنستے کھیلتے یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ یہ ہمیں پاگل بنا رہا ہے۔

ایسے ہی حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مختلف جگہوں پر بھجوایا کرتے تھے میں اکیلا جاتا تھا موٹر پر کسی کو ساتھ نہ لے کر جاتا تھا تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چل سکے کہ کس کام آیا ہوں کبھی خوف نہیں آیا خوف کا نشان تک نہیں ہوتا تھا۔

خدام ہمارے ربوہ کے ماشاء اللہ ایسے بہادر تھے جہاں مخالفوں کی طرف سے گھیرا ہوتا تھا وہاں جاتے تھے پتہ نہیں کس طرح قید احمدیوں کو گھیرا توڑ کر کھانا دیتے تھے۔ ماریں پڑیں تکلیفیں اٹھائیں جن کے ذمہ یہ کام ہوتا تھا کھانا پہنچانے کا یا پیغام پہنچانے کا مکمل کئے بغیر واپس نہ آتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے اعتماد اور رعب دار انداز میں فرمایا۔

جماعت احمدیہ تعداد میں خواہ تھوڑی ہو سچی جماعت ہے اس کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔ خدا نے اس میں صفات ایسی رکھ دی ہیں ان کی عورتیں بہادر ان کے بچے دلیر اور ان کے مرد بہادر۔ ان کا کوئی کیا کر سکتا ہے ان کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہمارے محاورے سے یہ بات نکل جانی چاہئے کہ میں عورت نہیں کہ چوڑیاں پہنی ہوئی ہوں۔ احمدی عورتیں تو ایسی ہیں کہ اگر دین کی غیرت ہو تو جن کے ہاتھوں میں لوہے کے کڑے ہوں ان کو بھی مار سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ- عبدالستار خان

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمان

حضرت مسیح موعودکی بصیرت افروز تحریرات

رحمان کے معنی

"رحمان کے معنی (-) یہ ہیں کہ جس قدر جاندار ہیں خواہ ذی شعور اور خواہ غیرذی شعور اور خواہ نیک اور خواہ بد ان سب کے قیام اور بقاء وجود اور بقائے نوع کے لئے ان کی تکمیل کے لئے خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت عامہ کی رو سے ہر ایک قسم کے اسباب مطلوبہ میسر کر دیئے ہیں اور ہمیشہ میسر کرتا رہتا ہے اور یہ عطیہ محض ہے کہ جو کسی عامل کے عمل پر موقوف نہیں۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد۱ ص 437)

رحمتِ محض

"قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطاء کئے اور پھر اس کی بقاء کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمان ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 249-248)

بغیر کسی عمل کے

"ھوالرحمان یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ رحمان کہلاتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 373)

کامل رحمانیت

"کامل رحمانیت یہ ہے کہ جس طرح خدائے تعالیٰ نے ابدان کی تکمیل اور تربیت کے لئے تمام اسباب اپنے خاص دست قدرت سے ظاہر فرمائے ہیں اور چند روزہ جسمانی آسائش کے لئے سورج اور چاند اور ہوا اور بادل وغیرہ صدہا چیزیں اپنے ہاتھ سے بنادی ہیں اسی طرح اس نے روحانی تکمیل اور تربیت کے لئے اور اس عالم کی آسائش کے لئے جس کی شقاوت اور سعادت ابدی اور دائمی ہے روحانی نور یعنی اپنا پاک اور روشن کلام دنیا کے انجام کے لئے بھیجا ہو اور جس علم کی مستعد روحوں کو ضرورت ہے وہ سب علم آپ عطا فرمایا ہو اور جن شکوک اور شبہات میں ان کی ہلاکت ہے ان سب شکوک سے آپ نجات بخشی ہو۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد۱ صفحہ 469۔ حاشیہ نمبر۱۱)

فیضانِ عام

"پھر دوسرا قسم فیضان کا جو دوسرے مرتبہ پر واقع ہے فیضان عام ہے اس میں اور فیضان اعم میں یہ فرق ہے کہ فیضان اعم تو ایک عام ربوبیت ہے جس کے ذریعہ سے کل کائنات کا ظہور اور وجود ہے اور یہ فیضان جس کا نام فیضان عام ہے یہ ایک خاص عنایت ازلیہ ہے جو جانداروں کے حال پر مبذول ہے یعنی ذی روح چیزوں کی طرف حضرت باری کی جو ایک خاص توجہ ہے اس کا نام فیضان عام ہے اور اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا جاگتا کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کے نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں کہ جو کچھ روحوں کو جسمانی تربیت کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی تربیت کے روحانی تربیت کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کی استعداد رکھتے ہیں ان کے لئے قدیم سے عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے سکونت کے لئے سطح زمین۔ روشنی کے لئے چاند اور سورج۔ دم لینے کے لئے ہوا۔ پینے کے لئے پانی کھانے کے لئے انواع واقسام کے رزق اور علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ اور پوشاک کے لئے طرح طرح کی پوشیدنی چیزیں اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں۔ اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ تمام چیزیں میرے عملوں کی برکت سے پیدا ہو گئی ہیں اور میں نے ہی کسی پہلے جنم میں کوئی نیک عمل کیا تھا جس کی پاداش میں یہ بے شمار نعمتیں خدا نے بنی آدم کو عنایت کیں۔ پس ثابت ہے کہ یہ فیضان جو ہزارہا طور پر ذی روحوں کے آرام کے لئے ظہور پذیر ہو رہا ہے یہ عطیہ بلا استحقاق ہے جو کسی عمل کے عوض میں نہیں فقط ربانی رحمت کا ایک جوش ہے تا ہر ایک جاندار اپنے فطرتی مطلوب کو پہنچ جائے اور جو کچھ اس کی فطرت میں حاجتیں ڈالی گئیں وہ پوری ہو جائیں۔ پس اس فیضان میں عنایت ازلیہ کا کام یہ ہے کہ انسان اور جمیع حیوانات کی ضروریات کا تعہد کرے اور ان کی بایئست اور نابایئست کی خبر رکھے تا وہ ضائع نہ ہو جائیں اور ان کی استعدادیں حیز کتمان میں نہ رہیں۔ اور اس صفت فیضانی کا خدائے تعالیٰ کی ذات میں پایا جانا قانون قدرت کے ملاحظہ سے نہایت بدیہی طور پر ثابت ہو رہا ہے کیونکہ کسی عاقل کو اس میں کلام نہیں کہ جو کچھ چاند اور سورج اور زمین اور عناصر وغیرہ ضروریات دنیا میں پائی جاتی ہیں جن پر تمام ذی روحوں کی زندگی کا مدار ہے اسی فیضان کے اثر سے ظہور پذیر ہیں اور ہر ایک متنفس بلاتمیز انسان و حیوان و مومن و کافر و نیک و بد حسب حاجت اپنے ان فیوض مذکورہ بالا سے مستفیض ہو رہا ہے اور کوئی ذی روح اس سے محروم نہیں اور اس فیضان کا نام قرآن شریف میں رحمانیت ہے اور اسی کی رو سے خدا کا نام سورۃ فاتحہ میں صفت رب العٰلمین کے بعد رحمان آیا ہے

الرحمان اسی صفت کی طرف قرآن شریف کے کئی ایک اور مقامات میں بھی اشارہ فرمایا گیا ہے۔...... یعنی جب کافروں اور بے دینوں اور دہریوں کو کہا جاتا ہے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ رحمان کے نام سے متنفر ہو کر بطور انکار سوال کرتے ہیں کہ رحمان کیا چیز ہے؟ (پھر بطور جواب فرمایا) رحمان وہ ذات کثیر البرکت اور مصدر خیرات دائمی ہے جس نے آسمان میں برج بنائے برجوں میں آفتاب اور چاند کو رکھا جو کہ عامہ مخلوقات کو بغیر تفریق کافر و مومن کے روشنی پہنچاتے ہیں۔ اسی رحمان نے تمہارے لئے یعنی تمام بنی آدم کے لئے دن اور رات بنائے جو کہ ایک دوسرے کے بعد دورہ کرتے رہتے ہیں تا جو شخص طالب معرفت ہو وہ ان دقائق حکمت سے فائدہ اٹھاوے اور جہل اور غفلت کے پردہ سے خلاصی پاوے اور جو شخص شکر نعمت کرنے پر مستعد ہو وہ شکر کرے۔ رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمٰن کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے جیسا کہ ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔...... یعنی میں اپنا عذاب جس کو لائق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر ایک چیز کو گھیر رکھا ہے اور پھر ایک اور موقع پر فرمایا...... یعنی ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنی اس کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا پھر ایک اور جگہ اسی رحمانیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔.... یعنی کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن ہی ہے کہ ان کو گرنے سے تھام رکھتا ہے یعنی فیضان رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین مل سکتے ہیں وہ بھی اس فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں اور چونکہ ربوبیت کے بعد اسی فیضان کا مرتبہ ہے۔ اس جہت سے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں رب العٰلمین کی صفت بیان فرما کر پھر اس کے رحمٰن ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی ان کی ملحوظ رہے۔"

(براہین احمدیہ' روحانی خزائن جلد۱ صفحہ 423' 428 حاشیہ نمبر۱۱)

تفضّل اور احسان کی راہ سے

"خدا تعالیٰ کی رحمانیت اس وقت سے ظاہر ہو رہی ہے کہ جب انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ سو وہ رحمانیت انسان کے لئے ایسے ایسے اسباب بہم پہنچاتی ہے جو اس کی طاقت سے باہر ہیں اور جن کو وہ کسی حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اور وہ اسباب کسی عمل کی پاداش میں نہیں دیئے جاتے بلکہ تفضل اور احسان کی راہ سے عطا ہوتے ہیں' جیسے نبیوں کا آنا' کتابوں کا نازل ہونا' بارشوں کا ہونا' سورج اور چاند اور ہوا اور بادل وغیرہ کا اپنے اپنے کاموں میں لگے رہنا اور خود انسان کا طرح طرح کی قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ مشرف ہو کر اس دنیا میں آنا اور تندرستی اور امن اور فرصت اور ایک کافی مدت تک عمر پانا' یہ وہ سب امور ہیں کہ جو صفت رحمانیت کے تقاضا سے ظہور میں آتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ 399-400 حاشیہ نمبر11)

رحمانیت کا تقاضا

"خدا کے پاک کلام کا دنیا میں اترنا اور بندوں کو اس سے مطلع کیا جانا یہ صفت رحمانیت کا تقاضا ہے۔ کیونکہ صفت رحمانیت کی کیفیت .... یہ ہے کہ وہ صفت بغیر سبقت عمل کسی عامل کے محض جود اور بخشش الٰہی کے جوش سے ظہور میں آتی ہے۔ جیسا خدا نے سورج اور چاند اور پانی اور ہوا وغیرہ کو بندوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ تمام جود اور بخشش صفت رحمانیت کے رو سے ہے اور کوئی شخص دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ چیزیں میرے کسی عمل کی پاداش میں بنائی گئی ہیں اسی طرح خدا کا کلام بھی کہ بندوں کی اصلاح اور راہنمائی کے لئے اترا وہ بھی اس صفت کی رو سے اترا ہے اور کوئی ایسا متنفس نہیں کہ یہ دعویٰ کر سکے کہ میرے کسی عمل یا مجاہدہ یا کسی پاک باطنی کے اجر میں خدا کا پاک کلام کہ جو اس کی شریعت پر مشتمل ہے نازل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ اگرچہ طہارت اور پاک باطنی کا دم مارنے والے اور زہد اور عبادت میں زندگی بسر کرنے والے اب تک ہزاروں لوگ گزرے ہیں لیکن خدا کا پاک اور کامل کلام کہ جو اس کے فرائض اور احکام کو دنیا میں لایا اور اس کے ارادوں سے خلق اللہ کو مطلع کیا۔ انہیں خاص وقتوں میں نازل ہوا ہے کہ جب اس کے نازل ہونے کی ضرورت تھی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خدا کا پاک کلام انہیں لوگوں پر نازل ہو کہ جو تقدس اور پاک باطنی میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہوں کیونکہ پاک کو پلید سے کچھ میل اور مناسبت نہیں لیکن یہ ہرگز ضرور نہیں کہ ہر جگہ تقدس اور پاک باطنی کلام الٰہی کے نازل ہونے کو مستلزم ہو بلکہ خدائے تعالیٰ کی حقانی شریعت اور تعلیم کا نازل ہونا ضروریات حقہ سے وابستہ ہے پس جس جگہ ضروریات حقہ پیدا ہو گئیں اور زمانہ کی اصلاح کے لئے واجب معلوم ہوا کہ کلام الٰہی نازل ہو اسی زمانہ میں خدائے تعالیٰ نے جو حکیم مطلق ہے اپنے کلام کو نازل کیا اور کسی دوسرے زمانہ میں گو لاکھوں آدمی تقویٰ اور طہارت کی صفت سے متصف ہوں اور گو کیسی ہی تقدس اور پاک باطنی رکھتے ہوں ان پر خدا کا وہ کامل کلام ہرگز نازل نہیں ہوتا کہ جو شریعت حقانی پر مشتمل ہو ہاں مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت کے بعض پاک باطنوں سے ہو جاتے ہیں اور وہ بھی اس وقت کہ جب حکمت الٰہیہ کے نزدیک ان مکالمات اور مخاطبات کے لئے کوئی ضرورت حقہ پیدا ہو اور ان دونوں طور کی ضرورتوں میں فرق یہ ہے کہ شریعت حقانی کا نازل ہونا اس ضرورت کے وقت پیش آتا ہے کہ جب دنیا کے لوگ بباعث ضلالت اور گمراہی کے جادہ استقامت سے منحرف ہو گئے ہوں اور ان کے راہ راست پر لانے کے لئے ایک نئی شریعت کی حاجت ہو کہ جو ان کی آفات موجودہ کا بخوبی تدارک کر سکے اور ان کی تاریکی اور ظلمت کو اپنے کامل اور شافی بیان کے نور سے بکلی اٹھا سکے۔ اور جس طور کا علاج حالت فاسدہ زمانہ کے لئے درکار ہے وہ علاج اپنے پر زور بیان سے کر سکے....... جیسا کہ ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں کتب آسمانی کے نزول کا اصلی موجب ضرورت حقہ ہے یعنی وہ ظلمت اور تاریکی کہ جو دنیا پر طاری ہو کر ایک آسمانی نور کو چاہتی ہے کہ تا وہ نور نازل ہو کر اس تاریکی کو دور کرے اور اسی کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ جو خدائے تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے...... یہ لیلۃ القدر اگرچہ اپنے مشہور معنوں کے رو سے ایک بزرگ رات ہے لیکن قرآنی اشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے اور وہی ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہو گئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا۔ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہو گا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی کمال رحمانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا۔ وہ اس وقت زمین پر نازل ہوا جب زمین ایک موت روحانی کے ساتھ مر چکی تھی اور برّ اور بحر میں ایک بھاری فساد واقع ہو چکا تھا۔ پس اس نے نزول فرما کر وہ کام کر دکھایا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے۔(۔) یعنی زمین مر گئی تھی اب خدا اس کو نئے سرے سے زندہ کرتا ہے اب اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نزول قرآن شریف کا کہ جو زمین کے زندہ کرنے کے لئے ہوا یہ صفت رحمانیت کے جوش سے ہوا۔ وہی صفت ہے کہ جو کبھی جسمانی طور پر جوش مار کر قحط زدوں کی خبر لیتی ہے اور باران رحمت خشک زمین پر برساتی ہے اور وہی صفت کبھی روحانی طور پر جوش مار کر ان بھوکوں اور پیاسوں کی حالت پر رحم کرتی ہے کہ جو ضلالت اور گمراہی کی موت تک پہنچ جاتے ہیں اور حق اور صداقت کی غذا کہ جو روحانی زندگی کا موجب ہے ان کے پاس نہیں رہتی۔ پس رحمان مطلق جیسا جسم کی غذا کو اس کی حاجت کے وقت عطا فرماتا ہے ایسا ہی وہ اپنی رحمت کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا کو بھی ضرورت حقہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے...... اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی رحمانیت ہے کسی عامل کا عمل نہیں اور یہ ایک بزرگ صداقت ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 393 تا398 حاشیہ نمبر11)

محترم سید محمود احمد ناصر صاحب

زرِ گل کے ذریعہ ایک دلچسپ تجربہ

گذشتہ سو سال میں شاید ہی کسی چیز پر مختلف علوم کے ذریعہ اتنے تحقیقی تجربات کئے گئے ہوں جتنے تجربات اٹلی کے شہر تورین میں محفوظ اس چادر پر کئے گئے ہیں جو تورین کے شراؤڈ کے نام سے معروف ہے۔ اس چادر پر ایک تجربہ اس زر گل کے ذرات کے ذریعہ کیا گیا ہے جو اس پر محفوظ ہیں۔ اس تحقیق کا سہرا ڈاکٹر میکس فرائی کے سر پر ہے جو زیورچ شہر کی پولیس کی تجربہ گاہ کے سربراہ تھے۔ ڈاکٹر میکس فرائی کو شراؤڈ کی کچھ تصاویر جو 1969ء میں کھینچی گئی تھیں ایک اور تحقیق کے ضمن میں دی گئی تھیں مگر ان کی اصل دلچسپی باریک نباتاتی ذرات کے خوردبینی مشاہدہ اور تجزیہ میں تھی۔ کئی سال قبل 1938ء میں انہوں نے ایک کتاب جزیرہ صقلیہ کی نباتات کے بارہ میں لکھی تھی اور اس ضمن میں انہوں نے ایک خاص تکنیک کی تشکیل کی تھی۔ ڈاکٹر میکس فرائی شراؤڈ کی تصاویر کے مشاہدہ سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ شراؤڈ گرد کے ذرات سے ڈھکا ہوا معلوم ہوتا ہے انہوں نے قیاس کیا کہ اگر شراؤڈ کا جائزہ لیا جائے تو حیاتیاتی ذرات۔ گرد کے ذرات۔ بکٹیریا۔ اور زر گل کے ذرات سے بھرا ہوا ہو گا۔ فرائی نے اپنی توجہ زر گل پر مرکوز کی شراؤڈ کی انتظامیہ نے ان کو اجازت دی کہ شراؤڈ پر بارہ مقامات سے وہ زر گل کے نمونے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک بالکل سادہ تکنیک استعمال کی۔ انہوں نے چپکنے والے Tape کے ٹکڑوں کو شراؤڈ پر رکھ کر دبایا اور زر گل کے نمونے حاصل کئے۔ اور الیکٹرانک خوردبین کے ذریعہ ان کا مشاہدہ کیا۔ زر گل کے یہ انتہائی چھوٹے ذرات مختلف صفات رکھتے ہیں اس لئے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ کس پودے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مارچ 1976ء میں ڈاکٹر میکس فرائی یہ مشاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ شراؤڈ پر 49 پودوں کے زر گل کے ذرات ہیں۔ اور ان میں سے بیشتر پودے ان علاقوں میں پائے جاتے ہیں جن کے متعلق خیال ہے کہ شراؤڈ کا ان علاقوں میں گذر ہوا۔ ان میں گیارہ پودے ایسے تھے جو وسطی یورپ میں پائے نہیں جاتے۔ ایسے پودے ہالوفائٹس کہلاتے ہیں جو صرف ایسی مٹی میں اگتے ہیں جس میں نمک کی مقدار وافر ہو۔ بحر مردار کے اردگرد علاقہ میں یہ پودے خاص طور پر ہوتے ہیں۔ مثلاً تیمرسک۔ افسنطین وغیرہ۔

اپنی اس تحقیق کے ضمن میں ڈاکٹر میکس فرائی نے ان علاقوں کا سفر کیا جن کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں کسی وقت شراؤڈ کی موجودگی رہی ہے۔ یعنی فرانس۔ اٹلی۔ مشرقی بحیرہ روم کے ممالک۔ استنبول۔ عرفہ (یعنی سابقہ ادیسہ) اور یروشلم۔ ان علاقوں میں انہوں نے بڑی احتیاط سے زر گل کے ذرات اکٹھے کئے اور ان ذرات زر گل سے ان کا تقابل کیا جو شراؤڈ سے حاصل ہوئے تھے اس تقابل سے یہ دلچسپ بات سامنے آئی کہ 49 قسم کے زر گل سے جو شراؤڈ سے حاصل ہوئے تھے 44 اقسام کے زر گل والے پودے یروشلم کے اردگرد پیدا ہوتے ہیں اور ان سے 14 پودے تو ہوتے ہی اس علاقہ میں ہیں۔ 23 قسم کے پودے عرفہ کے علاقہ میں پیدا ہوتے ہیں جن میں ایک پودا خاص اسی علاقہ کا پودا ہے۔ استنبول کے علاقے میں ان پودوں میں سے 14 پودے ملتے ہیں جن میں سے ایک پودا یہاں کا مقامی ہے۔ میکس فرائی کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا مگر انہوں نے اپنے پیچھے بہت کچھ مواد اور تحریرات چھوڑی ہیں جو ایک امریکی تحقیقی ادارہ نے خرید لئے ہیں۔

ایک سوال جو ابھی حل نہیں ہو سکا یہ ہے کہ اگر شراؤڈ ابتداً یروشلم کے علاقہ سے آیا تھا تو اس پر زیتون کے درخت کے زر گل کے ذرات اور یروشلم کے اردگرد والی گھاس کی مختلف اقسام کے ذرات کیوں نہیں ہیں۔ مگر بہرحال زر گل کے تجزیہ سے یہ بات ضرور ثابت ہو جاتی ہے کہ چونکہ شراؤڈ پر یروشلم کے ماحول کی نباتات کے زر گل کے ذرات کا ارتکاز ہے اس لئے لازم ہے کہ شراؤڈ کچھ وقت کے لئے فلسطین میں موجود رہا ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسباب کا میسر کرنے والا

"صفت رحمانیت سے برکت طلب کرنا اس غرض سے ہے کہ تا وہ ذات کامل اپنی رحمانیت کی وجہ سے ان سب اسباب کو محض لطف اور احسان سے میسر کر دے کہ جو کلام الٰہی کی متابعت میں جدوجہد کرنے سے پہلے درکار ہیں جیسے عمر کا وفا کرنا' فرصت اور فراغت کا حاصل ہونا۔ وقت صفا میسر آ جانا۔ طاقتوں اور قوتوں کا قائم ہونا کوئی ایسا امر پیش نہ آ جانا کہ جو آسائش اور امن میں خلل ڈالے۔ کوئی ایسا مانع نہ آ پڑنا کہ جو دل کو متوجہ ہونے سے روک دے غرض ہر طرح سے توفیق عطا کئے جانا یہ سب امور صفت رحمانیت سے حاصل ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 400 تا401 حاشیہ نمبر11)

سچے عابد کا خلق

"خدا کی رحمانیت یعنی بغیر عوض کسی خدمت کے مخلوق پر رحم کرنا یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ سچا عابد جس کو یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا کے نقش قدم پر چلتا ہوں ضرور یہ خلق بھی اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔" (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15۔ صفحہ 518)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

پاکستان کے انوکھے سکول

ہم تو بڑے محقق ٹھہرے۔ ہم میں سے کچھ محقق ایسے بھی ہیں جنہوں نے لفظ "سکول" کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ ڈکشنری لفظ سکول کا ایک مطلب یہ بھی دیتی ہے کہ یہ بڑی اور چھوٹی مچھلیوں کے مجموعہ کو، جس میں وھیل مچھلیاں بھی شامل ہوں، کہتے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ بڑی مچھلیاں خصوصاً وھیل، چھوٹی مچھلیوں کو ہڑپ کر لیتی ہیں۔ ہمارے سکولوں کے ضمن میں بھی کچھ ایسی ہی بات ہوئی کہ کچھ سکول، جو بظاہر وجود میں آئے، ہڑپ ہو گئے۔ کس نے کئے؟ کیوں کئے؟ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ بہرحال ہم نے ایک کارنامہ کر دکھلایا یعنی سکولوں کی اقسام میں ایک نئی قسم کا اضافہ کر دیا۔ اور یہ ہیں گھوسٹ سکول۔ شاید ہی کوئی اور ملک ایسا ہو جس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ شاید ہی کوئی ہو جس نے ہمارے تتبع میں ہمارے ایجاد کردہ سکولوں کا اپنے ہاں رواج دیا ہو۔ یہ طرۂ امتیاز صرف ہمیں حاصل ہے کہ ہم نے سکولوں کی ایک نئی قسم پیش کر دی۔ کیا ہوا اگر ہم تعلیم کے میدان میں 134 ویں (یا ایک اور اطلاع کے مطابق 159) ویں) نمبر پر ہیں۔ لیکن گھوسٹ سکولوں کو رواج دینے میں ہم پہلے نمبر پر ہیں۔ گھوسٹ سکول ہیں کیا؟ یہ ایسے سکول ہیں جن کا محکمہ تعلیم کے ریکارڈ میں اندراج تو ہے۔ لیکن حقیقتاً ان کا کوئی وجود نہیں۔ اس لحاظ سے کہ وہ بطور سکول کام نہیں کر رہے۔ اکثر جگہ عمارتیں بھی موجود ہیں اور اساتذہ کی تعیناتی بھی ہے، جو بڑی باقاعدگی سے ہر ماہ تنخواہ بھی وصول کر رہے ہیں مگر سکول آنے، یا پڑھانے کی تکلیف اس لئے نہیں کرتے کہ سکول میں کسی طالب علم کو داخل ہی نہیں کیا گیا۔ بعض مقامات ایسے بھی ہیں کہ اساتذہ کی حیثیت محض کاغذی ہے۔ یعنی کچھ فرضی نام رجسٹروں میں درج تو ہیں لیکن نہ استاد کا وجود ہے نہ سکول کا۔ ایسے میں پڑھائی کا تو امکان نہیں۔ البتہ وہ گھوسٹ اساتذہ باقاعدگی سے تنخواہ اور سکول کے دیگر اخراجات وصول کر رہے ہیں۔ کون وصول کرتا ہے یہ سارے اخراجات؟ شاید وہ جو بڑی محنت سے ایک "تعلیمی پروگرام" کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

بہت دیر سے ان گھوسٹ سکولوں کا شہرہ سنتے آ رہے تھے۔ محکمہ تعلیم نے کچھ اعداد و شمار بھی اکٹھے کر لئے مگر ہمیں ان انکشافات پر یقین نہ آیا۔ اس لئے ہماری نگاہ فوج کی طرف اٹھ گئی۔ (ہر مشکل میں ہماری نگاہ اسی طرف اٹھتی ہے۔ بحمداللہ کوئی تو ادارہ ایسا ہے جس پہ اعتماد کیا جا سکتا ہے) فوج میدان میں اتری تو کچھ ڈر خوف پیدا ہوا۔ کچھ دروازے کھل گئے۔ مگر طالب علم کہاں؟ جلد جلد دو چار گاؤں کے نوجوانوں کو بھینسوں کی خدمت سے فارغ کر کے کمرۂ جماعت میں بٹھا دیا گیا، سکول آباد ہو گئے، کم از کم وقتی طور پر۔ مگر بعض جگہ اتنی تگ و دو بھی نہ کی جا سکی۔ اس لئے باوجود اس اطلاع کے کہ فوج کے نوجوان تشریف لا رہے ہیں ان بند عمارتوں میں کوئی شئے نہ سرسرائی۔ ان کی ویرانی دھائی دیتی رہ گئی اور ظالموں نے ان کی صدا بھی نہ سنی۔ اتنا پڑھ لینے کے بعد شاید قارئین کو یہ احساس ہو کہ جن بھوتوں کی کہانیوں کی طرح یہ کہانی بھی فرضی ہے۔ اس لئے آئیے اعداد و شمار کے میدان میں اتریں۔

اخبارات کے کچھ تراشے سامنے رکھ کر، محض نمونہ کے طور پر بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں کے کچھ اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔ سروے کے وقت بہاولپور ڈویژن، جہاں 7659 سکولوں کے اخراجات سرکاری خزانہ سے وصول کئے جا رہے ہیں، صرف 7059 سکول کام کر رہے تھے۔ گویا 600 سکول فنکشنل نہیں تھے۔ بالفاظ دیگر وہ گھوسٹ سکول تھے۔ اسی طرح ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں 6379 سکولوں میں سے 5479 حقیقی سکول قرار دیئے گئے تو باقی 900 بند یا غیر حقیقی یا گھوسٹ سکول ہوئے۔ اندازہ لگایا گیا کہ پنجاب میں تقریباً 4 ہزار گھوسٹ سکول ہیں (اب ان اعداد و شمار میں قدرے تخفیف) کی جا رہی ہے جس سے اربوں روپے خرچ کر کے حاصل ہونے والے حقائق پھر مشتبہ ہو جائیں گے) ایک اور افسوسناک حقیقت ملاحظہ ہو۔ کہ رپورٹ کے مطابق مسجد مکتب سکولوں میں بھی جعل سازی کر کے تنخواہیں وصول کی جا رہی ہیں۔ مثلاً بہاولپور ڈویژن، جہاں سب سے پہلے مسجد مکتب کا کامیاب تجربہ کیا گیا، وہاں 1429 ایسے سکولوں میں 2077 اماموں کی تقرری ظاہر کی گئی مگر ان میں سے 108 تقرریاں جعلی تھیں۔ اگر مساجد کے نام پر بھی ہم ایسے کام کر سکتے ہیں تو فقط یہی کہا جا سکتا ہے۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اب ایک اور حقیقت۔ ایک افسوسناک حقیقت۔ بعض علاقوں میں (پردہ پوشی سے کام لیا جائے تو بہتر ہوگا) یوں بھی ہو رہا ہے کہ سرکار نے فلاں فلاں جگہ سکول منظور کئے۔ عمارات بن گئیں۔ اساتذہ تعینات ہو گئے۔ مگر علاقہ کے بڑوں کو، جاگیرداروں، سرداروں کو ان کے علاقے میں سکولوں کا کھل جانا ایک آنکھ نہ بھایا۔ سکول کھلے گا تو مزارعوں کے بچے پڑھ لکھ جائیں گے۔ پھر تو وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے لگ جائیں گے۔ انہیں شعور آ جائے گا۔ زبان مل جائے گی، وہ حقائق افشاء کرنے لگ جائیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ "گربہ کشتن روز اول" کے فارمولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سکول کے سٹاف سے سمجھوتہ کر لیا جائے۔ کہ سکول میں نہ کوئی بچہ داخل ہوگا، نہ آپ کو آنا ہوگا۔ سارا مہینہ آرام کیجئے یا کوئی کاروبار۔ شروع ماہ میں ضرور آیئے، تنخواہ وصول کیجئے اور آدھی ہمارے حوالہ کرتے جایئے کیونکہ ہم نے آپ کو سکول آنے اور ہر روز چھ گھنٹے پڑھانے کی زحمت سے بچایا۔ آپ نے دیکھا کہ کتنا باہمی سودمند معاہدہ ہے۔ مگر کتنا افسوسناک۔ آیئے مل کے تعلیم کا گلا گھونٹ دیں۔ آیئے ٹمٹمانے والی شمعوں کو ان کے ٹمٹمانے سے پہلے گل کر دیں۔ ہم کدھر کو جا رہے ہیں؟ ایک طرف ہم تعلیمی پس ماندگی کا رونا رو رہے ہیں (اور بجا طور پر) اور دوسری طرف کچھ ایسے تخریب کار بھی ہیں جو اس کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ اس افسوسناک حقیقت کو ذرا درج ذیل تناظر میں دیکھیں تو یہ گھناؤنا عمل مزید تکلیف دہ معلوم ہوگا۔

ہماری تعلیمی حالت (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا) یہ ہے کہ 174 قوموں میں سے تعلیمی ترقی کے اعتبار سے ہم 159 ویں نمبر پر ہیں۔ مگر اس سے بھی پریشان کن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں ناخواندہ لوگوں کی تعداد 6 کروڑ ہے۔ اور اس سے بھی پریشان کن یہ امر کہ ان میں ہر سال 28 لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ دس سال کے بعد اُن پڑھوں کی تعداد 10 کروڑ ہو جائے گی۔ یہ ترقی معکوس کیوں؟ اس کی کئی وجوہ ہیں جن میں سے سب سے بڑی ہماری آبادی میں سرعت کے ساتھ اضافہ (جو 3 فی صد تھا لیکن اب کہا جا رہا ہے کہ یہ کم ہو کر 2ء61 فی صد ہے) جب کہ تعلیمی سہولیات اس تیزی سے میسر نہیں آ رہیں جیسی کہ ہونی چاہئیں۔

ہر سال ہم دو کروڑ 20 لاکھ بچوں میں سے صرف ایک کروڑ پچپن لاکھ کو سکولوں میں داخل کر رہے ہیں گویا کہ 65 لاکھ بچے ہر سال سکول کے دروازے تک بھی نہیں پہنچ پاتے۔ لیکن جو داخل ہوئے ان میں سے بھی تقریباً پچاس فی صد بچے پانچویں جماعت مکمل کرنے سے پہلے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ گویا کہ مزید 60-70 لاکھ نیم پڑھے ہوؤں (بلکہ ان پڑھوں) کے زمرہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد و شمار کا موازنہ کریں دوسرے ملکوں سے تو ہماری پریشانی اور ندامت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ نائیجیریا اپنی مشہور زمانہ کرپشن کے باوجود تعلیم کے میدان میں شاید دیانتدارانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے کیونکہ ہماری 30-35 فی صد (بعض 39 فی صد کہتے ہیں) کی شرح خواندگی کے مقابلہ میں وہاں شرح خواندگی 54 فی صد ہے، ہم محدود وسائل کی آڑ لے کر اس کم شرح خواندگی کا جواز پیش کرتے ہیں، اس بات کو قطعاً نظرانداز کرتے ہوئے کہ ہم نے اقرء سرچارج، جو محض فروغ تعلیم کے لئے عائد کیا گیا، کے نام پر اربوں روپے اکٹھے کئے اور پھر انہیں بڑی فیاضی سے دوسرے "اہم" کاموں پر لنڈھا دیا۔ بہرحال آج ہم جی-این-پی G.N.P. کا 2ء7 فی صد تعلیم پہ خرچ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں (اور یہ دعویٰ بھی مشکوک ہو جاتا ہے اس وجہ سے کہ گرانٹ تو دے دی جاتی ہے لیکن ایک تو وہ 50/70 فی صد خرچ ہوتی ہے اور دوسرے صحیح مصرف نہیں ہوتا) مگر بنگلہ دیش جو 2ء3 فی صد صرف کرتا ہے وہ ہم سے شرح خواندگی میں آگے نکل چکا ہے۔ سری لنکا خرچ تو کچھ زیادہ کرتا ہے یعنی 3ء3 فی صد مگر نتائج حیران کن ہیں۔ یعنی وہاں کی شرح خواندگی 90 فی صد ہے۔ اب ہم گرانٹ کا رونا روئیں یا غیر ایماندارانہ کام کا۔ بہرحال حالت آج بھی پریشان کن ہے۔ ہم ٹارگٹ مقرر کرنے اور دعویٰ کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیتے ہیں مثلاً ہم نے 1959ء کی پالیسی میں کہا کہ صرف دس سال میں یعنی 1969ء تک ہم 5 سے 9 سال کے سب بچوں کو پرائمری تک تعلیم دلا دیں گے۔ وہ سال آیا اور گزر گیا۔ 1972ء میں ہم نے کہا کہ ذرا توقف کیجئے اور اس آخری حد کو 1982ء تک بڑھا دیا گیا۔ 1979ء کی پالیسی میں ہم اسے مزید چار سال آگے لے گئے اور اب آخری حد 1986ء مقرر کر دی گئی۔ وہ سال بھی آیا اور ہمارے کارنامے دیکھتا ہوا گذر گیا۔ اور آج اس کے بارہ سال بعد بھی ہم تقریباً وہیں کھڑے ہیں۔ قصور کس کا ہے ہماری سوچ کا یا ہماری سعی کا؟ آج پھر خوشکن باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ مثلاً غیر رسمی سکول کھولے جائیں گے جو 200 گھنٹوں میں خواندہ بنا دیں گے۔ (خیال اچھا ہے اور قابل عمل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ بات صرف دیانتدارانہ اور مخلصانہ کام کرنے کی ہے) ایک اور سکیم مبنی ہے عطیہ جات پہ۔ یعنی ایک لاکھ اٹھارہ ہزار عطیہ سے ایک سکول کھولا جائے گا۔ یعنی اٹھارہ ہزار کی بلڈنگ اور ایک لاکھ کے منافع میں اساتذہ کی تنخواہیں ادا کی جائیں گی۔ رقم تو بہت تھوڑی ہے لیکن شاید یہ بھی قابل عمل سکیم بن سکے۔ اگر ہم نے دیانتداری سے اسے اپنایا۔ اللہ کرے ہم بہت سی باتیں کرنے کے بعد کچھ حقیقی عمل کے شواہد پیش کر سکیں۔ میرے جیسا شخص جس نے تعلیم کے صحرا میں چالیس سال تک دشت نوردی کی، ان سب پریشان کن حقائق کے باوجود ناامید نہیں کیونکہ۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

☆......☆......☆......☆

خدا کا فضل اچھا ہے

اخبار "البدر" قادیان کے پہلے شمارہ مورخہ 31- اکتوبر 1902ء صفحہ 1 کالم 2 سے ایک اہم اقتباس:-

"مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع تشحیذ الاذہان میں ایک دفعہ یہ جواب مضمون طلبا کو دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔ صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور و فکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی مگر جب آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے کا فتویٰ نہ دیا تو اپنے ابا جان امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے:-

محمود احمد- بشیر احمد تم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے کہ دولت؟

میاں بشیر صاحب نے کیا جواب دینا تھا- امام الوقت سن کر فرمانے لگے...... بیٹا محمود توبہ کرو- توبہ کرو

نہ علم اچھا ہے نہ دولت خدا کا فضل اچھا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

میٹرک کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں

کیا آپ نے سوچا ہے کہ میٹرک کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں یا کیا کر سکتے ہیں۔ اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی ابھی سے کیجئے تاکہ آئندہ پریشانی سے بچ سکیں۔ آپ کی رہنمائی کے لئے کچھ معلومات مہیا کی جا رہی ہیں۔

1۔ ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلے کے خواہش مند ہوں ان کو چاہئے کہ "الفضل" کا مطالعہ کرتے رہیں۔ الفضل میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا اعلان شائع ہوتا ہے۔ نیز آپ مزید معلومات وکالت دیوان تحریک جدید سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ ایسے طلباء جو F-A کرنے کے خواہش مند ہوں وہ غور کر کے ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو دلچسپ ہونے کے ساتھ آئندہ کی پیشہ ورانہ زندگی کے لئے بھی مفید ہوں مثلاً اکنامکس، شماریات۔ میتھ وغیرہ۔ یہ مضامین F.A کرنے کے بعد کامرس اور اکاؤنٹنگ کی فیلڈز کی طرف جانے میں بھی ممد و مددگار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ F.A میں میتھ پڑھنے والے طلباء کمپیوٹر سائنسز کے ڈگری پروگرام میں داخلہ کے بھی اہل ہوتے ہیں۔ حکومتی اداروں میں عام طور پر داخلہ سے قبل F.A میں حاصل کئے نمبروں کے حساب سے میرٹ بنایا جاتا ہے جبکہ پرائیویٹ اداروں میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ F.A کرنے کے بعد B.B.A (بزنس ایڈمنسٹریشن) کر کے M B A بھی کیا جا سکتا ہے۔ حکومتی اداروں میں B.B.A میں داخلہ انٹرمیڈیٹ میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر اور پرائیویٹ اداروں میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ F.A کر کے سادہ B.A کرنے کے بعد بھی M B A میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کسی مضمون میں M.A کرنے کے لئے B.A میں پڑھے ہوئے مضامین میں سے کسی ایک میں داخلہ مل سکتا ہے۔

3۔ Fsc کے دو گروپ ہیں۔ 1۔ پری میڈیکل 2۔ پری انجینئرنگ

F.Sc پری میڈیکل کرنے کے بعد MBBS۔ بی۔ فارمیسی۔ ڈینٹل سرجری۔ ویٹرنری میڈیسن میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ یہ فیلڈز عام طور پر حکومتی اداروں میں پڑھائی جاتی ہیں اور داخلہ F.Sc میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ چند پرائیویٹ ادارے بھی میڈیسن کرواتے ہیں لیکن ان میں داخلہ سابقہ نمبروں اور داخلہ ٹیسٹ میں اچھی کارکردگی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ F.Sc پری میڈیکل کرنے کے بعد B.BA ۔ B.Sc. B.A اور چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کی طرف بھی جایا جا سکتا ہے۔

F.Sc پری انجینئرنگ کرنے کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں الیکٹریکل۔ سول۔ میکینکل۔ کیمیکل۔ آرکیٹکچر۔ الیکٹرانکس۔ ٹیکسٹائل وغیرہ میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ کچھ اعلیٰ معیار کے پرائیویٹ ادارے بھی انجینئرنگ کرواتے ہیں لیکن داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوتا ہے۔

5۔ F.Sc پری انجینئرنگ کرنے والے کمپیوٹر سائنس کی طرف بھی جا سکتے ہیں۔ حکومتی اداروں میں یہ ڈگری پروگرام کم اداروں میں کروایا جاتا ہے البتہ بعض اعلیٰ معیار کے پرائیویٹ ادارے کمپیوٹر سائنس میں ڈگری پروگرام کرواتے ہیں اور داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ F.Sc پری انجینئرنگ کرنے والے طلباء B.Com۔ B.B.A۔ B.Sc۔ B.A اور C-A کی طرف کا رخ بھی کر سکتے ہیں۔

6۔ وہ طلباء جو انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد فائن آرٹس۔ ڈیزائننگ وغیرہ میں ڈگری حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں بعض ادارے یہ لازم قرار دیتے ہیں کہ انٹرمیڈیٹ میں انہوں نے فائن آرٹس کا مضمون پڑھا ہو لیکن بعض ادارے داخلہ ٹیسٹ میں خاص طور پر فری ہینڈ ڈرائنگ میں عمدہ کارکردگی کی بنیاد پر داخلہ دیتے ہیں۔

7۔ F.Sc کرنے والے طلباء کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ جس کالج میں وہ داخلہ لیں وہاں پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں یا نہیں۔

8۔ ایسے طلباء جو میٹرک کرنے کے بعد کسی ٹیکنیکل کالج میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ تین سال کا ڈپلومہ (DAE) کرنے کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹی میں بھی داخلہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر اس کے بعد بیچلرز اور پھر ماسٹرز کرنا چاہتے ہوں تو وہ بھی کر سکتے ہیں کیونکہ تین سالہ DAE کو انٹرمیڈیٹ کے برابر درجہ دیا جاتا ہے۔

9۔ صوبہ پنجاب میں میٹرک کرنے کے بعد DBA (ڈپلومہ بزنس ایڈمنسٹریشن) جو انٹرمیڈیٹ کے مساوی کورس ہے اور حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہے میں بھی داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام کی خاص بات مینیجمنٹ اور کمپیوٹر کے کورسز کی تعلیم ہے۔ اس کو کرنے کے بعد B.A ۔ B.B.A اور B.Com بھی کیا جا سکتا ہے۔ (DBA کے بارے میں مکمل تفصیل کے لئے دیکھئے روزنامہ "الفضل" شمارہ نمبر 123 جلد 45-80 مورخہ 4۔ جون 1995ء)

10۔ ایسے طلباء جو کامرس میں دلچسپی رکھتے ہوں میٹرک کے بعد I.Com C.Com اور D.Com بھی کر سکتے ہیں اس کے بعد B.Com اور C.A کی طرف بھی جایا جا سکتا ہے۔

11۔ بعض طالبات ہوم اکنامکس کے مضامین پڑھنا چاہتی ہیں تو وہ میٹرک کے بعد چار سالہ B.Sc پروگرام میں داخلہ حاصل کرتی ہیں۔ ان میں مختلف پیشہ ورانہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں مثلاً چائلڈ ڈیویلپمنٹ۔ فوڈ اینڈ نیوٹریشن۔ فوڈ ٹیکنالوجی۔ آرٹس وغیرہ۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ہوم اکنامکس کے ڈگری پروگرام میں داخلہ میٹرک کی بجائے انٹرمیڈیٹ کے بعد دیتی ہے۔

12۔ میٹرک کرنے کے بعد پاکستان کے بڑے شہروں میں واقع بعض ادارے غیر ملکی زبانوں میں سرٹیفکیٹ کورسز کرواتے ہیں۔ ان کورسز کے بعد مختلف معیار کے اور کورسز بھی جاری رہتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز بھی کر لیا جائے تو دوہرا فائدہ ہو جاتا ہے۔ ان ادارہ جات کے داخلوں کے بارے میں قومی اخبارات میں اشتہارات آتے ہیں۔

13۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی میٹرک پاس طلباء کے لئے کورسز آفر کرتی ہے جن میں ڈیری فارمنگ شہد کی مکھیاں پالنا۔ الیکٹریکل کورسز۔ آٹو ٹیکنیشن وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے داخلے سال میں دو مرتبہ کھلتے ہیں ایک مئی اور دوسرا نومبر دسمبر میں۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے مختصر المیعاد

پاکستان کا اقتصادی جائزہ

پاکستان نے پانچ لاکھ ٹن گندم خرید لی ہے۔ یہ مقدار پہلے سے اعلان شدہ مقدار سے ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن زیادہ ہے۔ اس سودے میں امریکہ اور آسٹریلیا نے سب سے کم بولی دی۔

پاکستان سٹیل مل کراچی کی توسیع کے لئے چین نے پاکستان کو 850 ملین ڈالر کا قرضہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب چین کے ساتھ جو معاہدے کئے گئے ہیں اس لسٹ میں اس قرضے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ فنانس ڈائریکٹر شاہد مجید نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ شائد سکریپ امپورٹ کرنے والوں نے اس معاملے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے اس شرط کو بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان اپنے دفاعی بجٹ میں کمی کرے۔

حکومت پاکستان سنجیدگی سے اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اس نے 28۔ مئی 1998ء کو جو غیر ملکی کرنسی کے اکاؤنٹ ضبط کر لئے تھے ان کے بدلے میں تین سالہ فارن کرنسی بانڈ جاری کرے۔ یہ بانڈ قابل تجارت ہوں گے۔

خزانہ کی منسٹری نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے تحت ملک میں تیار ہونے والے زرعی آلات سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

یورپین کمیشن نے کورے کاٹن کے کپڑوں کی یورپ میں درآمد پر انٹی ڈمپنگ ڈیوٹی لگا دی ہے۔ یہ ڈیوٹی پاکستان چین۔ بھارت۔ مصر اور انڈونیشیا کے ممالک پر لگائی گئی ہے۔ پاکستان کے لئے یہ ڈیوٹی 4ء4 سے 1ء11 فی صد تک ہو گی۔

جبکہ حکومت پاکستان بینک ڈیفالٹرز کے خلاف قرضوں کی وصولی کے لئے مہم تیز کر رہی ہے (یاد رہے ان قرضوں کی واپسی کی آخری تاریخ 10۔ جولائی تھی) بینکوں کے کرتا دھرتا لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ 5ء130 بلین روپے قرضوں میں 57 بلین قرضے کسی صورت میں بھی وصول نہیں کئے جا سکتے۔

باوجودیکہ اقتصادی بحران نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور مغربی ممالک کی طرف سے لگائی گئی قدغنوں کی وجہ سے فارن ایکسچینج کے لحاظ سے ملک دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ ایک بحری جہاز جس پر 409 لگژری کاریں لدی ہوئی ہیں چند روز میں کراچی پہنچنے والا ہے۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو جلد ہی ٹیکس نادہندگان کی ایک لسٹ جاری کرنے والا ہے جنہوں نے ایک لمبے عرصے سے مختلف قسم کے ٹیکس ادا نہیں کئے ہیں۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان مسلسل چار یوم بینکوں کو غیر ملکی کرنسی دینے کے ناقابل رہا ہے۔ اس تکلیف دہ صورت حال کی وجہ سے کئی بینکوں نے لیٹرز آف کریڈٹ جاری کرنے بند کر دئے ہیں۔

نارتھ سی (North Sea) کے کروڈ آئل (Crude Oil) کی قیمت تیرہ ڈالر فی بیرل تک گر گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مارکیٹ میں اس تیل کی بہت زیادہ مقدار آنے والی ہے۔

جون 1998ء کے مہینے کے لئے کنزیومر پرائس انڈیکس میں 0ء47 فی صد تیزی آئی (کنزیومر پرائس انڈیکس ملک میں مہنگائی کا ایک پیمانہ سمجھا جاتا ہے) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک ایک نئی مہنگائی کی لہر کی زد میں ہے۔ یہ انڈیکس فیڈرل بیورو شماریات کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔

مختلف اشیائے خوردنی میں سے اس ہفتے کے دوران دالوں اور چاول پر سب سے زیادہ اثر پڑا۔ چاول کی سو کلو کی بوری کی قیمت 50 روپے بڑھ گئی۔ اور دال چنا کی قیمت 300 روپے فی سو کلو گرام بڑھ گئی۔ اب سو کلو گرام دال چنا کی قیمت 1800 روپے تک پہنچ چکی ہے جو کہ پچھلے پانچ سال کا ریکارڈ ہے۔ یاد رہے کہ اس فصل کے آنے پر کہا گیا تھا کہ یہ اس دفعہ بہت اچھی ہے اور ملکی ضروریات کو بآسانی پورا کر سکتی ہے۔

مون سون کی بارشیں اگرچہ سیلابوں اور تباہی کا پیغام لاتی ہیں لیکن سندھ کے لئے یہ پہلی بارشیں امید کا پیغام لے کر آئی ہیں۔ شدید گرمی کی وجہ سے کپاس اور چاول کی فصلیں تباہی کے کنارے پر پہنچ رہی تھیں۔ لیکن بارشوں کی وجہ سے نہ صرف یہ فصلیں بچ گئی ہیں بلکہ بہتر فصل ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ 98-1997ء کے دوران بینکوں کے قرضوں میں سے ایک سو بلین روپے کے قرضے ری شیڈول کروا لئے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سارا عمل ہماری اکانومی کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ نادہندگان سے قرضہ جات وصول کرنے کی حکومتی مہم کے باوجود یہ عمل ابھی بھی جاری ہے۔ (ماخوذ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

(STEP) تعلیمی پروگرام بھی جاری کیا ہوا ہے جس میں خاص طور پر کمپیوٹر کورسز بھی کروائے جاتے ہیں اور داخلہ سال میں کسی بھی وقت لیا جا سکتا ہے۔

14۔ میٹرک کے بعد P T C بھی کیا جا سکتا ہے اور رزلٹ کے بعد ہر ضلع میں واقع ایلیمینٹری کالجز میں داخلے ہوتے ہیں اور داخلہ میٹرک میں حاصل کئے گئے نمبروں کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ نظارت تعلیم کوشش کرتی ہے کہ پاکستان میں کروائے جانے والے مختلف پروگراموں میں داخلہ کا اعلان "الفضل میں شائع ہو۔ اور کثیر تعداد میں طلباء اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے ایک تو الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کیا کریں نیز معلومات کے لئے نظارت تعلیم کو خط بھی لکھیں۔ اور اگر آپ کے پاس کچھ اہم تعلیمی معلومات ہوں وہ بھی ارسال کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31696 میں ظفر اقبال جاوید ولد محمد اختر جاوید قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اقبال جاوید طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک طارق محمود وصیت نمبر 30050 گواہ شد نمبر2 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر 27770۔

مسل نمبر 31697 میں عائشہ صدیقہ زوجہ محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 36/21 دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-2-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی۔/800000 روپے۔ 2۔ 3 عدد دکانات برقبہ اڑھائی مرلہ واقع سرگودھا روڈ چنیوٹ مالیتی۔/300000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے چھ تولہ مالیتی۔/۔ 4۔ حق مہر مبلغ۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1200 روپے ماہوار بصورت کرایہ دکانات مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ صدیقہ 36/21 دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد وصیت نمبر 8278 گواہ شد نمبر2 شریف احمد خالد 30/17 دارالنصر وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31698 میں عطیۃ العلیم بنت لطیف احمد جاوید قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/13 البشیر دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 3 ماشہ مالیتی۔/1600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ العلیم 12/13 البشیر دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 صوبیدار چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر 4869 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر 6363۔

مسل نمبر 31699 میں امتہ العزیز زہرہ زوجہ نسیم احمد ہرل قوم ہرل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ۔/12000 روپے۔ اور زیور طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی۔/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العزیز زہرہ 24/6 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد سلیم وصیت نمبر 18759 گواہ شد نمبر2 فہیم احمد سلیمی دیور موصیہ۔

مسل نمبر 31700 میں امتہ السبوح نسیم بنت محمد سلیم قوم ملک ہرل پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 23/6 دارالعلوم غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السبوح نسیم 23/6 حلقہ صادق دارلعلوم غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 منیر احمد رشید مربی سلسلہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد سلیم وصیت نمبر 18759 والد موصیہ۔

مسل نمبر 31701 میں قرۃ العین زوجہ نجیب احمد پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدے والا ضلع سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-1-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات 97 گرام مالیتی۔/44000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/51000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قرۃ العین کوارٹر نمبر 23 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 نجیب احمد مسل نمبر 31338 شاہ تاج شوگر ملز خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر 23695۔

اطلاعات و اعلانات

افسوسناک وفات

○ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ (دارالقضاء) اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھتیجے عزیز لقمان عادل صاحب ولد چوہدری بشارت احمد صاحب صدر جماعت چک نمبر 62 جنوبی سرگودھا۔ حال مقیم دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 98-7-25 کو رات 9 بجے چونگی نمبر 3 محلہ دارالفضل کے قریب ایک ٹریفک کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 22 سال تھی۔ موصوف مخلص خادم تھے بیت مہدی گولبازار میں بعد نماز عصر مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبرستان عام میں تدفین ہونے پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی سائیکل

○ مکرم محمد افضل صاحب ملک ہوٹل ساہیوال روڈ سے کوئی دوست ان کا سائیکل تبدیل کر کے لے گیا ہے۔ براہ کرم محمد افضل سے رابطہ کر کے سائیکل تبدیل کر لیں۔

(صدر عمومی)

ولادت

○ مکرم انوار احمد بھٹی صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-6-2 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام اسد انوار بھٹی تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عابدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم ملک محمد احمد ثاقب صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا نکاح محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے مورخہ 98-7-19 کو مکرم فضل محمود باجوہ صاحب کے ساتھ پانچ ہزار امریکن ڈالر کے عوض مکان نمبر 18/16 محلہ دارالعلوم غربی میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشارت اعوان صاحب دارالنصر وسطی کی والدہ محترمہ علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 27-جولائی-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
28-جولائی غروب آفتاب 10-7
29-جولائی طلوع آفتاب 19-5

عالمی خبریں

امریکی فوجی پرکشش مراعات کی لالچ میں نوکری چھوڑ کر پرائیویٹ اداروں میں جا رہے ہیں- امریکی فوج کو صدام سے اتنا خطرہ نہیں جتنا نجی شعبے کی مسابقت سے- نیوی اور ائرفورس ماہرین کی کمی کا شکار ہو گئیں-

کسووو میں سربوں نے بڑا نیا حملہ کر کے درجنوں مسلمانوں کو ہلاک کر دیا- یہ حملہ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ذریعے وسطی شہروں دریچہ اور کیمورین پر کیا گیا- چند گھنٹوں میں ہر طرف شہری خون میں لت پت نظر آ رہے تھے- روس سربوں کا حامی ہے- امریکہ اور یورپی یونین کے ممالک خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں- کوئی بھی مدد کو نہیں آ رہا-

انڈونیشیا کے صدر حبیبی نے کہا ہے کہ غریب آدمی کی حالت سنوارنا اور معیشت بحال کرنا میرے اہم مقاصد ہیں-

بھارت میں آلو اور پیاز کی قیمتیں دگنی ہو گئیں- افراط زر میں اضافہ ہو گیا-

نئی دہلی میں ایک بس میں دھماکہ ہونے سے 10-افراد زخمی ہو گئے-

بھارت میں ٹرین کے حادثہ میں سات افراد ہلاک اور 5- زخمی ہو گئے-

سعودی عرب اور یمن میں سرحدی تنازعہ حل کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے-

افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی نے کہا کہ پاکستان پر پابندیاں ناانصافی ہے- ایٹمی دھماکوں پر ہم بہت خوش ہیں-

امریکہ نے کہا ہے ہم پاکستان اور بھارت سے سائنسی تعاون پر پابندی نہیں لگائیں گے-

افغانستان میں تازہ جھڑپوں میں حکومت مخالف فوج کے 37 فوجی ہلاک اور 10- گرفتار ہو گئے-

ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ دہشت گرد سڑکوں سے اٹھ کر امریکی کانگرس میں داخل ہو گئے ہیں-

صدر کلنٹن نے امریکی ریاست ٹیکساس کو سخت گرمی اور خشک سالی کی وجہ سے آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے-

سکھوں کی عالمی تنظیم نے زمین پر بیٹھ کر لنگر نہ کھانے والے 6 سکھ لیڈروں کو سکھ مذہب سے خارج کر دیا ہے- ان میں ایک اخبار کا ایڈیٹر بھی شامل ہے-

روس کے صدر بورس یلسن نے اپنے عوام کو کہا ہے کہ وہ آئندہ چند ماہ میں سیاسی و اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں-

ایرانی سرحد کے قریب ترک فوج کی باغیوں کے خلاف کارروائی کے نتیجے میں 37 کرد ہلاک ہو گئے-

سری لنکا کے صدر کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی-

تنخواہ نہ ملنے پر روسی فوجیوں نے بیگمات سمیت ماسکو میں مظاہرہ کیا- ایک میجر نے ٹینک کو شہر کے چوک میں کھڑا کر کے احتجاج کیا-

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کے بی جے پی حکومت کے ساتھ شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں- کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا-

بی بی سی نے کہا ہے کہ ایران کے بعد اسرائیل بھی میزائیل کا تجربہ کر سکتا ہے- اسرائیل ایسا اقدام فوجی توازن اپنے حق میں کرنے کے لئے کرے گا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

دو فوجی جوانوں کو کراچی میں اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا- ایک جھنگ کا اور دوسرا خانیوال کا رہائشی تھا- ان دو فوجیوں کے علاوہ تین دوسرے افراد بھی قتل کر دیئے گئے- دونوں فوجیوں کی نعشیں لیاقت آباد سی ون ایریا قبرستان سے ملیں- دونوں کو سول کپڑوں میں اغوا کیا گیا اور نامعلوم مقام پر گولیاں مارنے کے بعد نعشیں قبرستان میں پھینک دی گئیں- مرنے والے دونوں اہلکاروں کا تعلق پاک فوج کی بلوچ رجمنٹ سے تھا- بعض اخبارات کے مطابق دہشت گرد دونوں فوجیوں کو اغوا کر کے لیاقت آباد کے قبرستان لے گئے اور دن دیہاڑے وہاں پر کھڑا کر کے کلاشنکوف کے برسٹ مار کر ہلاک کر دیا- مقتولین میں ایک 35 سالہ لانس نائیک احمد یار اور دوسرا 40 سالہ سپاہی محمد ادریس ہے-

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ 1992ء کے فوجی آپریشن کے بعد فوجیوں کی ہلاکت کا یہ پہلا واقعہ ہے- دہشت گردی نواز شریف کے لئے بڑا چیلنج بن گئی- مسلم لیگ اور الطاف حسین کا اتحاد کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے- جس کے بعد سندھ حکومت کا برقرار رہنا مشکل ہو گا-

کراچی میں ایم کیو ایم کے دونوں گروپوں کے درمیان مورچہ بند فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے-

اپوزیشن کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف بھارت سے ایٹمی حملہ میں پہل نہ کرنے کا معاہدہ کریں- اس وقت تک کولمبو کی سارک سربراہ کانفرنس سے واپس نہ آئیں جب تک بھارتی قیادت اس معاہدے پر دستخط نہ کر دے- اس سے برصغیر ہمارے بچوں کے لئے محفوظ علاقہ بن جائے گا- انہوں نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں سوئٹزرلینڈ میں جیولری سیٹ کس کا ہے- وہاں میرا کوئی لاکر نہیں- یاد رہے کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ محترمہ کا ایک انتہائی قیمتی سیٹ سوئس حکومت نے ضبط کر لیا ہے-

کراچی پہنچنے پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے ائرپورٹ پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف سب سے بڑے نادہندہ ہیں- انہوں نے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں- قوم کو اس وقت پیپلز پارٹی کی سخت ضرورت ہے- ہر طرف اندھیر نگری مچی ہوئی ہے- نواز شریف کو بے نظیر فوبیا ہو گیا ہے- ملک کا مستقبل تاریکی کی طرف جا رہا ہے-

بھارتی ہٹ دھرمی کے باعث نواز واجپائی ملاقات نتیجہ خیز نہیں ہو گی وزیر خارجہ گوہر ایوب نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا سے ایک انٹرویو میں کہا کہ کولمبو میں بات چیت میں بھارت کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دے گا جس سے تمام مذاکراتی عمل سبوتاژ ہو جائے گا- کسی بڑے فریق کی ثالثی کے بغیر مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں-

کولمبو میں ہونے والی سارک سربراہ کانفرنس میں پاک بھارت کشیدگی کا مسئلہ چھایا رہے گا- اگرچہ رکن ملکوں کے باہمی تنازعات سارک میں پیش نہیں ہوتے اس کے باوجود پاک بھارت وفود کی تلخ کلامی خارج از امکان نہیں- کانفرنس کا ماحول کشیدہ رہنے کا خطرہ ہے- مبصرین کا خیال ہے کہ اس کانفرنس میں نواز واجپائی ملاقات میں کامیابی کا امکان کم ہے-

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ٹانسلز - غدود - گلٹیوں کیلئے
کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے
گلٹی کورس NodesCourse 120/-
پروسٹیٹ کورس ProstateCourse 160/-
خنازیر کیور ScrofulaCure 25/-
ٹانسلز کیور TonsilsCure 25/-
ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں- لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ- فون کلینک 211054/771
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۴۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
/۳۰۰ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434